السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عقیقہ کرنا سنت ہے؟ کیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عقیقے کو مکروہ کہتے تھے۔ جیسا کہ مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی نے شرح صحیح مسلم جلد نمبر1 صفحہ نمبر43تا45 فرید بک سٹال لاہور میں وضاحت کی ہے۔ کیا عقیقے میں اونٹ یا گائے کے اندر حصہ ڈال کر عقیقہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے علاقے میں احناف یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اونٹ اور گائے میں قربانی کی طرح عقیقے کے بھی سات پانچ چار وغیرہ حصے ڈالے جا سکتے ہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (خرم ارشاد محمدی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ عقیقہ کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ، فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ، عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ"

جو شخص اپنی اولاد کی طرف سے قربانی (عقیقہ) کرنا پسند کرے تو وہ قربانی کرلے۔ لڑکے کی طرف سے دو برابر بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ (سنن النسائی 7/163ح 4217 وسندہ حسن مسند احمد 2/182ح6713 وسندہ حسن وصححہ الحاکم 4/238ح 7692 ووافقہ الذہبی)

(اس حدیث میں "پسند کرے" کے الفاظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عقیقہ کرنا واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے دیکھئے التمہید للحافظ ابن البر 4/311)

(نیز دیکھئے موطا امام مالک بتحقیقی (روایۃ عبدالرحمٰن بن القاسم: 158

حافظ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"فأما أہل الحدیث قاطبة، وفقہاؤہم، وجمہور أہل السنة، فقالوا: ہی من سنة رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم"

تمام اہل حدیث ان کے فقہاء اور جمہور اہل سنت کہتے ہیں۔ یہ (عقیقہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔"

(تحفۃ الودود باحکام المولود ص28 الفصل الثالث فی ادلۃ الاستحباب)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عقیقہ واجب نہیں ہے لیکن اس پر عمل مستحب ہے اور ہمارے ہاں (مدینہ میں) لوگوں کا اسی پر عمل جاری رہا ہے

(الموطا روایۃ یحییٰ 2/502ح 1109)

(ابراہیم بن حارث بن خالد التیمی رحمۃ اللہ علیہ عقیقے کو مستحب سمجھتے تھے اگرچہ ایک چڑیا ہی کیوں نہ ذبح کردی جائے۔ (الموطا روایۃ یحییٰ بن یحییٰ 2/501ح1107 وسندہ صحیح

عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ (سیدنا) عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیٹا پیدا ہوا تو (ان کی بہن) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہا گیا: اے اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا (!آپ اس کی طرف سے اونٹ ذبح کریں۔ انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! لیکن (وہ ذبح کریں گے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو سالم برابر بکریاں۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 9/301 وسندہ صحیح

2۔ محمد بن حسن الشیبانی نے قاضی ابو یوسف سے ان نے (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ:

"ولا یعق عن الغلام ولا عن الجاریۃ

(نہ تو لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہیے اور نہ لڑکی کی طرف سے (الجامع الصغیر ص 534

یہ سند صحیح نہیں ہے لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول ثابت نہیں ہے۔ اس کے باوجود ملا کاسانی نے بدائع الصنائع (5/69) میں اسی کی حمایت کی ہے اور فتاوی عالمگیری (5/362) میں لکھا ہوا ہے کہ یہ اس کے مکروہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔!

(نیز دیکھئے الموطا المنسوب الیٰ محمد الیٰ محمد بن الحسن الشیبانی ص 88،89)

غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں۔ "احادیث صحیحہ میں عقیقہ کی فضیلت اور استحباب کو بیان کیا گیا ہے لیکن غالباً یہ احادیث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کو نہیں پہنچیں، کیونکہ انھوں نے عقیقہ کرنے سے منع کیا ہے۔" (شرح صحیح مسلم ج1ص43)

سعیدی صاحب مزید لکھتے ہیں۔ "اگر کوئی شخص تقلید محض کی پستی سے نہیں نکلا تو اس کو عقیقہ کرنے سے منع کرنا چاہیے یا کم ازکم یہ کہنا چاہیے کہ عقیقہ مباح ہے اور کار ثواب نہیں ہے اور اس کو یہ نہیں چاہیے کہ امام اعظم کے قول کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال کر یہ کہے کہ امام اعظم کے نزدیک عقیقہ سنت ہے لیکن سنت موکدہ یا سنت ثابتہ نہیں ہے۔ اور اگر وہ میدان تحقیق میں وارد ہے تو اس کو یہ کہنا چاہیے کہ عقیقہ سنت اور مستحب ہے کیونکہ احادیث صحیحہ میں اس کا ثبوت ہے اور تمام امت نے ان احادیث کو قبول کیا ہے اور امام اعظم کو یہ احادیث نہیں پہنچیں ورنہ وہ عقیقہ کو مکروہ نہ کہتے کیونکہ اس زمانہ میں نشرواشاعت کے ذرائع اور وسائل اتنے میسر نہیں تھے جتنے اب ہیں۔ یہاں امام کے قول کے خلاف حدیث پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے۔" (شرح صحیح مسلم ج1ص45)

۔ عقیقہ میں صرف بکری بکرا یا مینڈھا ہی ثابت ہے۔ ابراہیم بن الحارث التیمی کا قول مبالغے پر محمول ہے اور صحیح یہ ہے کہ گائے اونٹ وغیرہ کا عقیقے میں ذبح کرنا ثابت نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول "معاذ اللہ" سے ثابت ہے لہٰذا جو لوگ اونٹ یا گائے میں قربانی کی طرح عقیقے کے بھی سات پانچ یا چار وغیرہ حصے بنالیتے ہیں، ان کا عمل غلط ہے اور سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ (19/جون 2008ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ658

محدث فتویٰ